رسائل و مسائل

کیا آج غیر مسلم ممالک سے ہجرت لازم ہے

مولانا عبد المالک صاحب، منصورہ، لاہور

سوال: میں آپ کو ایک اہم مسئلہ پر تکلیف دے رہا ہوں اور آپ سے پوری اُمید کرتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کا جواب جلد اور ضرور دیں گے۔ اس معاملہ میں آپ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کی جگہ لینے والے عالم سے بھی رائے ضرور لیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں کئی سالوں سے یہاں امریکہ میں مقیم ہوں۔ حال ہی میں مولانا کی تفسیر پڑھ رہا تھا۔ اس تفسیر میں سورۃ النساء کے رکوع نمبر ۱۲ اور ۱۴ میں یہ بات مجھ پر آشکارا ہوئی کہ ایک مسلمان کا ایک غیر اسلامی ملک میں رہنا حرام ہے۔ پھر سورۃ الانفال کے آخری رکوع میں بھی یہ بات واضح ہے کہ جب اسلامی مملکت موجود ہو تو ایک مسلمان کا غیر اسلامی ملک میں رہنا حرام ہے، جہاں پر اللہ اور اس کے رسولؐ کے قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہو۔ اس بارے میں مولانا نے بھی اپنی تفسیر میں کافی کچھ لکھا ہے، لیکن ذہن میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسی بات ہے کہ پھر اتنے مسلمان غیر اسلامی ملکوں میں کیوں رہ رہے ہیں ۔ ان مسلمانوں میں بڑے بڑے علمائے کرام بھی شامل ہیں۔ پھر مولانا مرحوم کے صاحبزادے بھی امریکہ میں مقیم رہے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری اس

مسئلہ میں قرآن پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں اور اگر آپ کے خیال میں یہاں پر رہنا جائز ہے اور اس بارے میں کوئی قرآنی آیت اور حدیث کا حوالہ ضرور تحریر فرمائیں۔

میں پاکستان کا باشندہ ہوں اور وہاں پر واپس آ کر رہ بھی سکتا ہوں۔

آپ سے ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے اس مسئلہ کی اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے میرے اس خط کا جواب جلد دیں گے تاکہ مجھے فیصلہ کرنے میں مزید تاخیر کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جواب: کسی غیر اسلامی ملک میں وقتی طور پر کاروبار یا ملازمت کے لیے یا دعوت و تبلیغ کے لیے رہنا جائز ہے بلکہ بعض اوقات ضروری بھی ہو جاتا ہے۔ البتہ ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی وابستگی اہلِ اسلام اور اسلامی ملک کے ساتھ ہی رکھے۔ اور مستقل شہریت بھی اسلامی ملک ہی کی رکھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت اسلامی ممالک میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہے جس وجہ سے کہا جا سکے کہ "دارالکفر سے دارالسلام کی طرف ہجرت ضروری ہے"۔

آگے چل کر اگر حالات نے تقاضا کیا کہ کافر ممالک میں پھیلے ہوئے مسلمان دارالاسلام کی طرف ہجرت کر کے آجائیں اور دنیائے کفر کا یکجا ہو کر مقابلہ کریں تو ایسے حالات میں دوبارہ ہجرت فرض ہو جائے گی، لیکن فی الحال ہجرت فرض نہیں ہے یعنی دارالکفر سے دارالمسلمین کی طرف ہجرت فرض نہیں ہے البتہ کفر و شرک اور معصیت سے اسلام اور نیکی و تقویٰ کی طرف ہجرت تو بہرحال فرض ہے۔

ہاں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر دارالکفر میں ایک انسان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے ایمان کو نہ بچا سکتا ہو تو پھر دارالکفر میں اقامت اختیار کرنے کا خطرہ مول نہ لے۔

واضح رہے کہ دارالکفر میں صحیح شعور رکھنے والے مسلمان کے لیے بنیادی وجہِ جوازِ اقامت صرف سعیِ دعوت و اصلاح ہوتی ہے۔ اس سعیِ دعوت کے جب تک دروازے بالکل بند اور

اصلاح قطعاً ناممکن نہ ہو جائے، نیز کوئی ایسا حقیقی مرکزِ اسلام وجود میں نہ آجائے، جہاں سے جہاد کی اُٹھنے والی تحریک دُنیا کے ہر مسلمان کو پکارے، غیر مسلم ممالک میں کام کیا جا سکتا ہے۔

کونسا فقہی مسلک

سوال:- ایک استفسار پیش کر رہا ہوں - وہ یہ ہے کہ:-

۱- قرآن و سنّت کی روشنی میں فقہ کا مقام، مرتبہ اور اہمیت کیا ہے؟

۲- جماعتِ اسلامی کا فقہی مسلک کونسا ہے؟

۳- آپ عموماً کون سے فتاوٰی سے استفادہ کرتے ہیں؟

۴- اُردو دان آدمی جو ترجموں کی مدد سے قرآن و سنّت سمجھتا ہے، کیا وہ فقہ سے بے نیاز ہو سکتا ہے؟ یعنی خود ہر معاملے میں براہِ راست قرآن و سنّت سے استفادہ کر سکتا ہے؟

۵- فقہ سمجھنے کے لیے آپ مجھے کونسا مفصل فتاوٰی (عربی) پڑھنے کا مشورہ دیں گے؟

جواب:- آپ کے سوالات کا جواب درج ذیل ہے:

فقہ کتاب و سنّت کے گہرے اور وسیع علم کا نام ہے۔ اِسی سے آپ فقہ کی اہمیت کا اندازہ کر لیں اور یہیں سے آپ پر یہ حقیقت بھی واضح ہو جائے گی کہ فقہاء میں زیادہ اختلافات اس وجہ سے پائے جاتے ہیں کہ قرآن و سنّت کے گہرے اور وسیع سمندر میں جب علمی جواہر تلاش کرنے کے لیے غواصی کرتے ہیں تو ہر ایک کی رسائی اپنی استطاعت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور غواص اس سمندر کی تہہ میں ایک ہی مقام تک پہنچنے کی بجائے مختلف مقامات پر پہنچتے ہیں اور مختلف جواہر تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے پانی کے سمندر میں غواصی کرنے والے

سمندر کی گہرائی میں بمشکل ایک مقام تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہمارے نزدیک اہل السنت والجماعت کے تمام فقہا، اور ان سب کی فقہیں قابلِ احترام اور استفادہ ہیں۔ لیکن جماعتِ اسلامی من حیث الجماعت کسی ایک فقہ کی علمبردار نہیں ہے اسی لیے کہ وہ تمام مسلمانوں کو ساتھ لے کر اسلامی نظام قائم کرنا چاہتی ہے اور اسلامی نظام کسی ایک فقہ میں محدود نہیں ہے۔

البتہ جماعتِ اسلامی میں ایسے علماء کی تعداد بھی خاصی ہے جو فقہ حنفی پر عامل ہیں اور وہ فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ فقہ سے تو کوئی بھی بے نیاز نہیں ہے، نہ عام آدمی اور نہ خاص، تمام لوگ اس کے محتاج ہیں۔

حنفی فقہ کو سمجھنے کے لیے آپ مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی "علم الفقہ" مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی "تعلیم الاسلام"، مولانا اشرف علی تھانوی کی "بہشتی زیور"، مولانا محمد یوسف اصلاحی کی "آسان فقہ" کا مطالعہ کریں۔ ع۔ ل کتب کی طرف بعد میں متوجہ ہوں۔

فقہی مسائل میں ایک خاص توسع پسندانہ انداز مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ مولانا حالات کا پورا تجزیہ کرتے ہیں۔ اور پھر استدلال سے اس کا حکم شریعت سے اس طرح اخذ کرتے ہیں کہ اسلاف کے نقوش سے روگردانی نہیں کرتے۔ اور مولینا تمام علماء و ائمہ سے استفادہ کرتے ہیں۔ مولینا نے فتویٰ تو کبھی نہیں لکھا، لیکن مسائل و مباحث کے جواب لکھے ہیں، رسائل و مسائل نامی کتاب کے کئی حصوں میں جمع ہیں، نیز تفہیم القرآن کے نوٹس میں بھی فقہی بحثیں بہت ملیں گی۔